بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے ماہوار ڈیڑھ روپیہ

رجسٹرڈ نمبر ۴۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ر شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو پھر کھنسی میں درد کی شکایت ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل رات سے کمر درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تا حال بدستور علیل ہیں۔ آج طبی معائنہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۴ ر ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۲ ر جمادی الثانی ۱۳۶۶ ھ | ۲۴ ر اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۶

کرپان

موجودہ فضا کے لحاظ سے کرپان کا سوال ایک ایسا اہم سوال ہے کہ گورنمنٹ کو اس طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ لیکن باوجودیکہ ملک کی اکثریت نے بار بار داد و یلا کیا۔ اخبارات کے ذریعہ اور گورنر کو تاروں کے ذریعہ اس طرف متوجہ کیا گیا۔ لیکن تا حال اس بارے میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ صرف ایک عنصر کو جس نے بیّن طور پر فسادات میں حصہ لیا۔ اس طرح مسلح رہنے دینا ہرگز مصلحت پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

بے شک کرپان بطور مذہبی نشان کے رکھنے کی سکھوں کو قانوناً اجازت دی گئی تھی۔ یہ رعایت اس وقت تک ہی جائز ہو سکتی ہے۔ جب تک اسے صرف بطور مذہبی نشان کے استعمال کیا جائے۔ لیکن اب جبکہ یہ صریحاً ثابت ہو چکا ہے۔ کہ نہ صرف بطور نشان کے بلکہ بے گناہوں کے خون سے رنگین کرنے کے لئے بھی اس کو بے دھڑک استعمال کیا گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ رعایت برقرار رکھی جائے۔ دراصل سکھ اپنا یہ مذہبی حق اس کے ناجائز استعمال کی وجہ سے کھو چکے ہیں۔ اب ان کے لئے یہ مذہبی رعایت قائم نہیں رہنی چاہیئے۔ خاصکر جب دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو۔ تو کرپان پر بھی ویسی ہی پابندیاں ہونی چاہئیں۔ جیسی کہ دوسرے اسلحہ تلوار وغیرہ پر۔ کتنی حیرت ہے کہ ایسے نازک وقت میں کہ دوسروں کو تو حجامت تک لے کر نکلنا ممنوع ہو۔ اور ایک فریق کو جس کا فسادات میں حصہ لینا ثابت شدہ امر ہو۔ اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہو۔ کہ انہوں نے اس کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ کرپان جیسے خطرناک ہتھیار پہن کر چلنے پھرنے کی کھلی اجازت ہو۔ کرپان کو میان میں رکھنے کی پابندی پابندی نہیں کہلا سکتی۔ اور نہ یہ پابندی اس صورت میں پابندی سمجھی جا سکتی ہے۔ جب میان کو سربمہر رکھنے کا حکم دیا جائے۔ میان سے نکالنے میں بلکہ مہر توڑنے میں کوئی وقت لگتا ہے۔ اور کرپان کا سائز پانچ چھ انچ مقرر کرنے سے بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ چار یا چھ انچ کی کرپان بھی وقت پڑنے پر خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اور چھرے کا کام دے سکتی ہے۔ اس لئے اگر سائز مقرر کرنا ہی ہو تو دو انچ سے زیادہ کسی صورت نہیں ہونا چاہیئے اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سکھ دوستوں کے پاس دو کرپانیں رہتی ہیں۔ ایک چھوٹی اور ایک بڑی یعنی موقعہ کے لحاظ سے جس کو چاہے استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ صورت حال نہایت خطرناک ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ فوری طور پر اس طرف توجہ دے۔ اور یا تو کرپان پر بھی ویسی پابندیاں لگائی جائیں جس طرح دوسرے اسلحہ پر لگائی جاتی ہیں۔ اور یا پھر کرپان کی قسم کے تمام اسلحہ پر سے پابندیاں ہٹائی جائیں۔ اور دوسروں کو بھی اس قسم کے اسلحہ رکھنے کی اجازت ہو۔ پنتھ کے نزدیک بھی کرپان کا ایسا استعمال جو فسادات میں ہوا یقیناً ناجائز ہے۔ اس لئے خود پنتھ کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے سکھوں سے ایسا مذہبی نشان بطور سزا کے چھین لے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ ایک پوتر نشان ہے۔ لیکن اسکو اس طرح لے گاہوں کے خون سے ناپاک کرنا صرف اس نشان کی ہتک ہے۔ بلکہ پنتھ کی بھی ہتک ہے۔

ہم نہیں سمجھتے کہ پنتھ پنجاب میں فساد چاہتا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ بھی یہاں امن قسم کے امن کا خواہشمند ہے۔ جو کہ ہر ایک اور شہری کا تقاضہ ہے۔ اس لئے پنتھ کو چاہیئے کہ وہ خود ہی یہ پابندی عائد کرے۔ تاکہ سکھ دوست جوش میں آکر اس پاک نشان اور پنتھ کی ہتک کا باعث نہ بنیں۔ اور پنجاب جو سکھوں کا پیارا وطن ہے۔ اور جہاں اسکے بڑے

خاندان نبوت میں ایک سعید تقریب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی تیسری صاحبزادی محترمہ امۃ المجید صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی شادی (تقریب رخصتانہ) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے صاحبزادہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نواسے جناب مرزا خلیل احمد صاحب کے ساتھ مورخہ ۲۷ ر اپریل بروز اتوار قرار پائی ہے۔

دوستوں سے درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس شادی کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ اپریل ۱۹۴۶ء سے مارچ ۱۹۴۷ء تک

لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کی زیر نگرانی احمدیہ گرلز سکول میں امسال ۱۵ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں عورتوں اور بچیوں کی تربیت و اصلاح کی کوشش کی گئی۔ اور ہر مہینہ کی رپورٹ مرکزی لجنہ کو بھیجی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں خاص جلسے بھی ہوئے۔

احمدیہ گرلز سکول کا اکیسواں سالانہ جلسہ مسجد کبوتراں والی میں ۲۷ر اپریل بوقت دس بجے صبح زیر صدارت محترمہ سیدہ رفعت صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے احمدیہ سکول کے جاری کرنے کا مقصد اور دینی تعلیم کے فوائد بیان کرتے ہوئے جلسہ کی کارروائی شروع کی۔ مڈل جماعت کی رخصت ہونے والی طالبات نے مختلف موضوعات پر مضامین پڑھے۔ مثلاً صداقت راستبازی میٹرک۔ اتفاق۔ زکوٰۃ۔ سیرت النبیؐ اخلاق نماز اور تعلیم نسواں وغیرہ۔

یکم ستمبر کو "یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب" منایا گیا۔ دو سو ٹریکٹ غیر مسلم مستورات اور لڑکیوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور ممبرات لجنہ و ناصرات نے زبانی تبلیغ بھی کی۔

جنوری ۱۹۴۷ء میں ایک مردانہ جلسہ میں مستورات کو دعوت دی گئی۔ اور حضرت امیر المومنین کا پیغام جو حضور نے جلسہ سالانہ کے موقع پر دیا تھا۔ حاضرین و حاضرات کے سامنے دہرایا گیا۔ یعنی نماز باجماعت کی ادائیگی۔ سچ بولنے کی عادت۔ محنت کی عادت اور لجنہ اماء اللہ کا قیام۔

تمام اجلاس میں عورتوں اور بچیوں کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی جاتی رہی۔ الفضل سے مرکزی ہدایات۔ خطبات حضرت مصلح موعود۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔ اسلامی پردہ۔ زکوٰۃ روزے۔ نماز۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد تربیت اولاد۔ والدین کے فرائض۔ تبلیغ احمدیت اخلاق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ۔ صحابہ کرامؓ کی قربانیاں۔ اور شاندار کارنامے۔ صحابیات کی علمی ترقی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت چاند۔ سورج کا گرہن۔ ترقی سلسلہ حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے عہد کی ترقی۔ حسب موقع ان پر مضامین پڑھے۔ اور تقریریں کی جاتی رہیں۔ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ قرآن کریم کی روشنی میں تقویٰ و طہارت۔ امانت و دیانت۔ یتیموں اور بیواؤں کی حفاظت امام کی آواز پر لبیک کہنا پر تقریریں کرتی رہیں۔

چندہ تحریک جدید۔ غلہ فنڈ۔ چندہ دفتر لجنہ سال دوم کوئی صدی وصول کر کے مرکز میں بھجوا گیا۔ چندہ حفاظت مرکز و امداد مظلومین کی تحریک کی گئی۔ اور چندہ وصول کیا جا رہا ہے۔ جو انشاء اللہ جلد مرکز میں بھیج دیا جائیگا۔ نیز برائے احمدیہ سکول سرائیوں اور مسجد پونچھ کے لئے بھی لجنہ ناصرات نے چندہ جمع کر کے بھیجا۔

احمدیہ گرلز سکول میں دینیات کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

پہلی سے چوتھی جماعت تک ایسر نا القرآن اور قرآن ناظرہ ختم کروایا جاتا ہے۔ کلمے نماز باترجمہ اور چند دعائیں ادعیۃ الرسولؐ سے باترجمہ۔ اسلام کے پانچ رکن بالتفصیل دینیات کا رسالہ اور دیگر عام دینی باتیں۔ پانچویں جماعت سے قرآن کریم باترجمہ شروع کروایا جاتا ہے۔ پانچویں سے آٹھویں جماعت تک ۸۰ احادیث باترجمہ۔ تاریخ اسلام کی تین جلدیں۔ اخلاق خاتون۔ کشتی نوح فقہ احمدیہ۔ تعلیم خاتون۔ عربی کی پہلی اور دوسری کتاب۔ اس بات کے مدنظر کہ قرآن کریم کا ترجمہ ختم ہو جائے۔ پچھلے دو سالوں سے مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک سپیشل کلاس کھولی گئی ہے۔ جس میں انگریزی مڈل کا نصاب اور قرآن کریم باترجمہ ختم کروایا جاتا ہے۔ اور دو سال ہوئے چھٹی جماعت سے انگریزی پڑھائی جاتی ہے۔ تاکہ لڑکیاں انگریزی مڈل کا امتحان دے سکیں۔ اس ایک سال میں ۳۲۶ سے ۳۶۴ لڑکیوں کی تعداد ہو گئی ہے انجمن احمدیہ سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ میں جو ۱۶ اور ۱۷ نومبر کو ہوا۔ ملحقہ دیہات سے مستورات آنے والی خواتین کی نگرانی کی گئی۔ جس میں ناصرات اور لجنہ نے ان کے کھانے اور آرام کا انتظام کیا۔ لجنہ کی بعض ممبرات ان پڑھ احمدی خواتین کو نماز باترجمہ اور قرآن کریم پڑھانے کی سعی کی۔ سیدہ خوشی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

درخواست دعاء

۲۲ر اپریل بگوس (مغربی افریقہ) جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

نہایت اہم اور جدید نہ مقدمہ جو مخالفین نے ہمارے خلاف کھڑا کر رکھا ہے۔ کی سماعت کی تاریخ مئی کے ابتدائی ایام میں مقرر ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

بڑوں کا ادب اور خلوص عمل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے سال قیام ڈلہوزی کے دوران ایک کارکن کے مفوضہ کام کی انجام دہی کی تحریری اطلاع پر حضور نے اپنے ہاتھ سے حسب ذیل نصیحت رقم فرمائی جسے افادہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے:۔

"جزاکم اللہ بڑوں اور خصوصاً صحابہ کا ادب اور سہولت سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ کام تو آخر ہو جاتا ہے۔ جو اخلاص سے کام نہیں کرتا۔ اپنے نیک عمل ضائع کرتا جاتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ تو اپنا خانہ اعمال خالی پاکر کف افسوس ملتا ہے۔ مگر اس وقت افسوس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا"

خاکسار مرزا محمود احمد۔

ہمارے نوجوانوں کو اس نصیحت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔

اعلان

بمبئی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ صوفی عزیز احمد صاحب واقف زندگی مؤرخہ ۱۷ر اپریل ۱۹۴۷ء بمبئی سے بذریعہ بحری جہاز امریکہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب صوفی صاحب موصوف کے سفر کا مقصود بخیر و عافیت پہنچنے اور ان کے مقاصد میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

وکیل التجارۃ قادیان

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۷ر اپریل صفحہ ۳ پر وبذالک امرت وانا اول المسلمین کی بجائے قل انی امرت وانا اول المسلمین چھپ گیا ہے درست تصحیح فرمالیں۔

الفضل مؤرخہ ۲۲ر اپریل صفحہ ۲ پر نیچے سے اوپر آٹھویں سطر میں قادیان کی جگہ "ہدایات" پڑھیں۔

رسالہ مصباح

رسالہ مصباح کے ادارت کے فرائض عاجزہ کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اس لئے تمام بہنوں سے التماس ہے۔ کہ پوری کوشش اور محنت سے میرا تعاون فرمائیں۔ تاکہ رسالہ مصباح کا معیار جلد سے جلد بڑھایا جا سکے۔ علم دوست بہنوں سے گذارش ہے کہ جلد سے جلد مضامین ارسال فرمائیں۔ امۃ اللہ خورشید بیت العطاء دارالعلوم

درخواستہائے دعاء

سید ولایت شاہ صاحب دارالرحمت عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں۔ ان کے چچا فضل الٰہی صاحب ممبر غرسیتر پچھلے سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں دعائے صحت فرمائی جائے۔ محمد اشرف واقف زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ سیاسی فسادات کے متعلق

از جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ ایل۔ اے

ایسے فسادات میں جو قوم اکثریت میں ہو اسکو زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ایسے فسادات میں ہرگز حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں فسادات کی ابتدا بعض پنتھک اور کانگرسی لیڈروں کی غیر ذمہ دارانہ تقریروں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اور ان فسادات کی تہ میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے۔ کہ مسلم لیگ اپنی حکومت قائم نہ کرسکے۔ اس لئے مسلمانوں کو ان فسادات میں ہرگز حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ جو مسلمان بھی فسادات میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ اپنے مخالفوں کے دھوکہ میں آکر ان کی اغراض کو پورا کرتے ہیں۔

(۲) اسلام کی کامیابی اور ترقی امن ہے۔ کیونکہ یہ سلامتی کا مذہب ہے۔ اور اس کی کامیابی کا انحصار تبلیغ پر ہے۔ اور تبلیغ جنگ کے زمانہ میں نہیں ہوسکتی۔ تبلیغ کے لئے امن و امان کا ہونا ضروری ہے۔

مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک ہندوستان میں حکومت کی ہے۔ لیکن مردم شماری کے اعداد و شمار سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ قدر کے زمانہ میں یعنی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی کل تعداد ہندوستان میں اڑھائی کروڑ تھی۔ لیکن اب ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کی تعداد دس کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔ فرق نمایاں ہے تفصیل کی ضرورت نہیں نتیجہ ظاہر ہے کہ حکومت کے آٹھ سو سال کے زمانے میں مسلمان اتنی سرعت کے ساتھ نہیں بڑھے۔ جتنی کہ انہوں نے حکومت چھن جانے کے بعد ۹۰ سال میں انہوں نے ترقی کی ہے۔ حالانکہ تبلیغ کی ان نوے سال میں باقاعدہ کوئی جدوجہد نہیں کی گئی

(۳) بغیر باقاعدہ اعلان جنگ کے اور امیر قوم کی اجازت کے مسلمان کے لئے قتل و غارت کرنا گناہ ہے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ (امام ڈھال کی طرح ہے) اس کے پیچھے ہوکر ہی لڑنا چاہیئے۔ پھر قرآن کریم میں صرف ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت ہے۔ جن کے خلاف دشمنوں نے اعلان جنگ کر دیا ہو۔ اور ان پر ظلم کیا ہو۔ یہ اسلامی تعلیم ہی نہیں بلکہ معقول اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اگر ہم اس کے خلاف کریں۔ تو ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ناراض کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے محروم کرتے ہیں۔ جو کہ ہمارے لئے نہایت خطرناک ہے۔

ان امور کے پیش نظر مسلمانوں کو انتہائی امن پسندی اور اخلاقی جرأت کا ثبوت دینا چاہیئے۔ فی زمانہ اخلاق برتری سے فتح ہوگی۔

(۴) میں اپنے دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرونگا۔ کہ ان کو بھی فسادات میں سراسر نقصان ہے۔ کیونکہ فسادات کے زمانے میں جن کے پاس کچھ ہے ان کو زیادہ نقصان ہوتا ہے بہ نسبت ان کے جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں کے پاس مسلمانوں کے مقابل میں تعلیم بھی زیادہ ہے۔ دولت بھی زیادہ ہے۔ صنعت و حرفت اور تجارت قریباً کلی طور پر ان کے ہاتھ میں ہے۔ حکومت میں بھی ان کا نفوذ اور دخل مسلمانوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اس لئے فسادات کے نتیجہ میں جو تباہی وارد ہوگی۔ اس سے زیادہ تر نقصان ہندوؤں کو پہونچے گا۔ اور قومی نفرت کے پیدا ہو جانے سے تجارت اور صنعت میں جو تعاون ہے وہ بالکل مفقود ہو جائے گا۔ اس لئے بھی اور اس لئے بھی کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی کثرت ہے ہندوؤں کو پُرامن رہنا چاہیئے۔ جو واقعات ہو چکے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ نوری جوش کے ماتحت اور بغیر سوچ بچار کے ہوئے ہیں۔ دونوں قومیں اگر اپنے جذبات اور نفسانی جوشوں سے آزاد ہو کر غور کریں۔ تو ان پر یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ دونوں کو ہی نقصان پہنچا ہے۔ کسی کو بھی فائدہ نہیں ہوا۔ اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ ہمارے ملک میں فسادات ہم سب کے لئے مضر ہی نہیں۔ بلکہ مہلک ہیں اور اگر یہ خطرناک حالت قائم رہی تو ہم غلامی کی زنجیروں سے کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتے۔ اور جس آزادی اور حکومت کے خیالی پلاؤ ہم پکا رہے ہیں۔ وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ یہ ممکن ہے کہ انگریز ہی جانے سے انکار کر دیں چنانچہ پنجاب میں ایک سوسائٹی قائم ہوگئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ انگریزوں پر زور دیا جائے۔ کہ وہ ہندوستان کو چھوڑ کر نہ جائیں۔ لیکن اگر انگریز چلے بھی گئے تو پھر بھی اس حالت میں کوئی غیر ہی آکر حکومت کرے گا۔ مسلم لیگی اور کانگرسی حکومت کا خطرہ صرف وہم ہے۔

(۵) مسلم لیگ اور کانگرس کوئی سیاسی پارٹیاں نہیں ہیں۔ بلکہ دونوں قومی تحریکیں ہیں۔ جب ان کا مقصد حاصل ہو جائیگا۔ تو کانگرس اپنی موجودہ صورت میں نا پید ہو جائے گی۔ اور یہی حالت مسلم لیگ کی ہوگی۔ کانگرس اور مسلم لیگ دونوں کا مقصد آزادی حاصل کرنا ہے۔ جب یہ آزادی حاصل ہو جائے گی۔ تو لوگوں کو پھر ان کی ضرورت نہیں رہے گی۔ مسلم لیگ کا علاوہ اس کے یہ بھی مقصد ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو جہاں ان کی اکثریت ہے آزادانہ حکومت حاصل ہو۔ اس لئے جب یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ تو مسلم لیگ بھی اپنی موجودہ صورت میں قائم نہیں رہ سکے گی۔ اور سیاسی پارٹیاں اور حکومتیں مذہب کی بناء پر نہیں۔ بلکہ اقتصادیات کی بناء پر قائم ہونگی۔ زمیندار زمینداروں کے مفاد کی خاطر ایک جماعت بنائیں گے۔ جن میں مسلمان سکھ ہندو سب قومیں شامل ہونگی۔ تجار اور صناع اپنی تجارت و صنعت کی حفاظت کے لئے پارٹی بنائیں گے۔ اور مزدور لوگ مزدوروں کی حفاظت کے لئے اپنی پارٹی بنائینگے تاکہ وہ اپنی جماعت کے حقوق کی حفاظت کر سکیں اس لئے مسلمانوں کا یہ وہم کہ ہندو اکثریت کے صوبے میں ان کی زندگی وبال ہو جائیگی محض وہم ہے۔

ہندوؤں اور سکھوں کا یہ وہم کہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس لئے ان کے لئے بھی زندگی محال ہو جائیگی اور ان کے لئے ترقی کے سب راستے مسدود ہو جائیں گے بعض ایک وہم ہے اور موجودہ زمانہ کی سیاسیات کی موجودگی میں ناممکن ہے۔ اس لئے یہ تمام گمراہ اور بیجان اور قتل و غارت ہمارے لئے قابل شرم اور اللہ تعالیٰ کو ناخوش کرنے والی ہے۔ بلکہ سیاسیات کے لئے انتہائی کم فہمی کا ثبوت ہے۔

پنجاب میں ابھی ابھی بیچروں نے مسٹر ایک کی تھی۔ اس میں مسلمان۔ ہندو۔ سکھ سب شامل تھے۔ اسی طرح پٹواریوں نے اپنی بہتری کے لئے جب جدوجہد کی ہے۔ تو اس میں بھی سب قومیں شامل تھیں۔ یونین اور بہار کے علاقے میں جب زمینداروں کو اپنے زمینداریوں کے ضائع ہونے کا خیال پیدا ہوا ہے تو ہندو اور مسلمان دونوں ملکر کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے راجے مہاراجے آپس میں ملکر حکومت کے ساتھ خط و کتابت کر رہے ہیں۔ ایک ضرب المثل ہے کہ راجوں کو راج بسا دیں دیوریا۔ یعنی راجوں کو راج بسا ہوتا ہے۔ اور دین سے بے گانہ ہوتا ہے۔

درخواست ہائے دعا

لالہ شمیم سید بنت شیخ محمد سعید صاحب لاہور جو ۱۹ میں کامیابی کے لئے اور اپنے بھائی شیخ نوید جو کہ امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس فائنل ایر کا امتحان دینے والے ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتی ہیں۔ (۲) میاں انور احمد صاحب ابن جناب میاں حیات محمد صاحب پشاور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔ ایس۔ سی آنرز انجینئرنگ کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب فیروز کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی تحریک میں تمام سیاسی پارٹیاں ایک ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اس وقت قوم کی آزادی اور حفاظت کا سوال ہوتا ہے۔ جونہی وہ خطرہ دور ہو جاتا ہے۔ سیاسی پارٹیاں قومی اتحاد کو چھوڑ کر علیحدہ علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ اور ہر ایک پارٹی اپنے مقصد کے حصول میں لگ جاتی ہیں۔ جیسے کہ جنگ کے دوران میں انگلستان کی کنزرٹو پارٹی اور لیبر پارٹی اور لبرل پارٹی جرمنوں کے مقابلے میں تینوں ایک ہو گئی تھیں۔ لیکن جب جنگ ختم ہو گئی۔ تو تینوں پارٹیوں نے اپنی اپنی جگہ علیحدہ ہو کر کام شروع کر دیا۔ اس طرح جب ہندوستان کو آزادی حاصل ہو جائیگی اور ہندوؤں کو اپنا نصب العین اور مسلمانوں کو اپنا نصب العین حاصل ہو جاویگا۔ تو کانگرس اور مسلم لیگ اپنی اپنی حیثیت میں دونوں قائم نہیں رہ سکیں۔ اس لئے یہ وہم کہ بعض جگہوں پر ہندوؤں کا راج ہو جائیگا۔ اور وہ مسلمانوں پر ظلم کریں گے۔ اور بعض جگہوں پر مسلمانوں کا راج قائم ہو جائیگا۔ اور وہ ہندوؤں پر ظلم کریں گے۔ محض ایک وہم ہے۔ جس کو جتنی جلدی بھی دور کیا جائے۔ اتنا ہی ہر ایک کے لئے اچھا ہوگا۔

سوئٹزرلینڈ کیلئے محصول ڈاک

باوجود بار بار کی اطلاع کے بعض احباب اور دفاتر کی طرف سے ہمیں کم محصول والے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ احباب کی یاددہانی کے لئے تحریر خدمت ہے۔ کہ ہندوستان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان ہوائی ڈاک کے لئے ۱½ اونس پر ایک روپیہ ساڑھے سات آنے کے ٹکٹ لگانے چاہئیں۔ چھ آنے والا ایئر لیٹر اس ملک کے لئے نہیں ہے۔ بعض احباب عام ایئر لیٹر بھجوا دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہاں ہمیں چھ آنہ کے ایئر لیٹر پر قریباً اڑھائی روپے جرمانہ وزائد محصول ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض دفاتر تو دو پیسے والا پوسٹ کارڈ ہی روانہ کر دیتے ہیں۔ ہمیں بعض اوقات ناکافی محصول والے خطوط کو واپس کر دینے کے سوا چارہ نہیں۔ کیونکہ بجٹ اس نقصان کو برداشت نہیں کر سکتا۔ سوئٹزرلینڈ مشن کا آئندہ کے لئے پتہ یہ ہے:۔

LANDOLT STRASSE
ZURICH 6.

خاکسار ناصر احمد
انچارج زیورک

مسیح کی آمدثانی کا مسئلہ اور عیسائیوں کے شکوک و شبہات کا ازالہ

(۲)

پھر تیسری بات یہ ہے۔ کہ یہود اس حقیقت سے بھی آشنا تھے۔ کہ خدا ازل سے ہے۔ وہ بے مثل ہے۔ اور قادر و توانا ہے۔ مگر مسیح علیہ السلام نہ ازل سے تھے اور نہ ہی بے مثل۔ اور قادر و توانا تھے۔ وہ مریم کے بطن سے پیدا ہوئے۔ اور صلیب پر بزعم یہود و نصاریٰ جان بحق ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود اگر آپ کی آنکھوں میں لفظ "خداوند" کھٹکتا ہے۔ تو مندرجہ ذیل حوالے پڑھ لیں۔ لکھا ہے کہ "یہود نے جب پتھر مارنے کو اٹھائے۔ تو اس نے کہا کیوں مارتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ تو انسان ہو کر کفر بکتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ اس نے تمہیں کہا۔ تم خدا ہو۔ جبکہ اس نے انہیں جن کے پاس خدا کا کلام آیا۔ خدا کہا۔ اور ممکن نہیں۔ کتاب مقدس باطل ہو۔ جسے خدا نے مخصوص کیا۔ اور جہاں میں بھیجا کہتے ہو۔ تو کفر بکتا ہے۔ میں نے کہا۔ خدا کا بیٹا ہوں۔" یوحنا $\frac{۱۰}{۳۲-۳۰}$

"خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ دیکھ! میں نے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا۔ خروج ۷

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ اور فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوگا۔" (استثناء $\frac{۳۳}{۲}$)

"سائرہ ابراہیم کے حکم میں رہتی اور اس کو خداوند کہتی تھی۔" پطرس $\frac{۳}{۶}$۔ "سائرہ نے کہا..... کہا کہ میں ضعیف ہو گئی۔ اور میرا خداوند بوڑھا ہو گیا۔ پیدائش $\frac{۱۸}{۱۲}$

حضرت یوسف سے خطاب ہے۔ "اے خداوند! تیرے غلام کھانے کی چیزیں مانگنے ہیں۔" پیدائش $\frac{۴۲}{۱۰}$۔

پس ان تمام حوالوں سے۔ لفظ خداوند کی حقیقت عیاں ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ نئے ایڈیشنوں میں اس کا ترجمہ آقا کر کے اعتراض سے بچنے اور حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔

پس ان تمام باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ پادری صاحب کی تاویل ہر طرح ناقابل تسلیم ہے۔ اس لئے ماننا پڑیگا۔ کہ اس کا وہی مطلب صحیح اور درست ہے۔ جو ہم نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ انجیل کے دوسرے مقامات بھی اس کے موید ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے "تمہارا مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا۔ اور جو کچھ میں نے کہا ہے۔ وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ یوحنا $\frac{۱۴}{۲۶-۲۵}$۔ پس امید ہے۔ کہ ان حقائق کی روشنی میں پادری صاحب اپنے نظریہ پر نظر ثانی فرما کر مشکور فرمائیں گے

چوتھی عرض یہ ہے۔ کہ پادری صاحب اپنے نظریہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "اعمال کے پہلے باب کو بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ کہ یہی یسوع پھر آئے گا۔" مباحثہ جہلم ۹۹ سوہم چوانا غور کرتے ہیں۔ کہ پادری صاحب! اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اعمال $\frac{۱}{۱۱-۹}$ میں لکھا ہے۔ "اے گلیلی مردو۔ آسمان کی طرف کیا دیکھتے ہو۔ یہی یسوع مسیح جو تمہارے پاس سے اٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئیگا۔ جس طرح پر تم نے آسمان پر جاتے دیکھا۔" مگر سوال یہ ہے۔ کہ کب آئیگا۔ تو اس کے لئے ملاحظہ ہو۔ متی $\frac{۱۰}{۳۲}$ و $\frac{۱۶}{۲۸}$ کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ بنی اسرائیل کے سارے شہروں میں نہ پھر سکو گے کہ ابن آدم آجائیگا۔" نیز "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو یہاں کھڑے ہیں۔ بعض ایسے ہیں۔ کہ جب تک ابن آدم کو آسمان سے اترتے نہ دیکھ لیں مریں گے نہیں۔" پس اب آپ ہی بتلائیں۔ کہ دنیا نے کب آپ کو آسمان سے اترتے دیکھا۔ حالانکہ آپ نے کہا تھا۔ کہ "زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر میری باتیں نہ ٹلیں گی۔"

دوسرے:۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ ایلیاہ کے متعلق بھی یہی کہا گیا تھا۔ کہ وہ آسمان پر گیا ہے۔ اور دوبارہ اترے گا۔ مگر جب آپ کی آمد کا وقت آیا۔ تو یوحنا مبعوث ہوا۔ پس جس طرح یوحنا ایلیا کے لباس میں دنیا کی اصلاح کے لئے آسکتا ہے۔ اسی طرح مسیح کے لباس میں کوئی اور موعود بھی آسکتا ہے۔ کیونکہ ایلیا کی آمد ثانی اس مسئلہ میں ہماری راہبر ہے۔

تیسرے:۔ اگر آپ نے واقعی آسمان سے اترنا تھا۔ تو پھر چوروں کی طرح آنا اور نوح کی طرح بھوکہ گر ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ اور پھر طرہ یہ ہے۔ کہ جب آپ آسمان سے اتریں گے۔ تو کیا دنیا آپ کو اترتے نہ دیکھیگی پس اگر وہ دیکھے گی۔ اور یقیناً دیکھے گی۔ تو پھر اس کا کیا مطلب کہ "دو آدمی کھیت میں ہوں گے۔ ایک لے لیا جائیگا۔ اور دوسرا چھوڑ دیا جائیگا۔ اور دو عورتیں چکی پیستی ہونگی ایک لے جائیگی۔ اور دوسری چھوڑ دی جائیگی۔ اور اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔

چوتھے:۔ چونکہ اس واقعہ کا تعلق گلیل سے ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ یہ واقع صلیب کے بعد واقع ہوا ہے۔ اس لئے بہت ممکن ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب حواریوں سے بیت عینیاہ سے جدا ہوئے ہوں۔ تو آپ پہاڑ پر چڑھے ہوں۔ مگر اتنے عرصہ میں کسی بدلی نے آپ کو ان سے چھپا لیا۔ جس سے ضعیف الاعتقاد حواری یہ سمجھ بیٹھے کہ آپ آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ حالانکہ پہاڑوں پر ایسا اوقات ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ کہ چند آدمی اوپر نیچے جا رہے ہوں تو ان کے درمیان بدلی حائل ہو گئی۔ اور وہ ایک دوسرے سے الگ ہو کر رہ گئے۔

پھر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ آپ اپنی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکلے ہوں۔ تو حواریوں کو گلیل پہاڑ سے الوداع کہہ کر خود اس کو عبور کرنے لگے ہوں۔ مگر اس عرصہ میں آپ حواریوں کی نظروں سے دور بلکہ دور تر ہوتے گئے۔ جس سے انہوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ چونکہ آپ نظروں سے چھپ گئے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ آپ آسمان پر چڑھے ہوں۔ یا عمداً حواریوں نے یہ افواہ اڑا دی ہو کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر چڑھ گئے ہیں تا کہ یہود آپ کے تعاقب میں نہ نکلیں۔ کیونکہ آپ نے خود ان سے کہا تھا کہ "میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس گلہ کی نہیں ہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ہے۔ اور وہ میری آواز کو سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہو گا" یوحنا $\frac{۱۰}{۱۶}$ اس لئے ضرور تھا۔ کہ وہ آپ ان کے تعاقب میں نکلتے مگر حواریوں نے آپ کی حفاظت کے لئے یہ تدبیر اختیار کی جو کہ ہر طرح نافع و مفید ثابت ہوئی۔

453
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ آپ واقعی آسمان پر اُٹھائے گئے تھے۔ تو اس سے آپ کو بھی ماننا پڑے گا۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ تھا۔ کہ میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں"۔ اور نیز "میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس گلہ کی نہیں ہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ہے۔ اور وہ میری آواز سنیں گی۔ اور اُن گم شدہ بھیڑوں کے متعلق ثابت ہے۔ کہ وہ کوش سے لے کر ہندوستان تک کی سو تا تیس سو بوں میں آباد تھیں۔ (اطلس بو۔ آستر ۱/۸ د ۹/۱۰ د ۳/۱۰) اسی لئے ضرور تھا۔ کہ آپ گلیل کو عبور کر کے ان طرف نکلتے۔ اور خدائی پیغام دیتے۔ وہ آپ کی آواز کو سنتیں۔ اور پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا" والی پیشگوئی پوری ہوتی۔ ورنہ اگر آپ اس حالت میں آسمان پر اٹھائے جاتے ہیں۔ تو اس لئے آپ کی صداقت مشتبہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جھوٹا نبی مرنے میں کامیاب نہیں ہوتا

پس وہ محال ماننا پڑے گا۔ کہ آپ آسمان پر نہ گئے تھے۔ بلکہ گلیل پہاڑ سے حواریوں سے الگ ہوئے۔ جیسا کہ "ان سے جدا ہوئے" (لوقا ۲۴/۵۱) کے الفاظ بتاتے ہیں۔ اور باقی کا قصہ یہ تمام کا تمام عیسائیوں کا خود تراشیدہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ معنی برحق ہوتا تو ضروری تھا۔ کہ متی اور یوحنا جو سچ مچ عینی گواہ تھے۔ اس کو درج کرتے۔ مگر ان کا اس کو درج نہ کرنا بتاتا ہے۔ کہ اس کو صحت نظر سے کامزور دخل ہے۔ ان تمام باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ یہ قصہ سراسر یا خط اوّل سے آخر تک بناوٹ ہے۔ کیونکہ نہ تو یہ مقدس اس کی کسی طرح تائید نہیں کرتی۔ لیں امید ہے۔ کہ ناظرین صاحب اس کی حقیقت کو بائبل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

اب اس واقعہ کی حقیقت کو واضح کر کے بعد ہم مختصر طور پر آسمان سے آنے کے مفہوم کو بھی بے نقاب کر دیتے ہیں۔ تاکہ طالبان حقیقت کے لئے شمع ہدایت کا کام دے۔ اس کے لئے حسب ذیل حوالوں کو غور سے پڑھیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں "میں آسمان سے اترا ہوں۔ تا اس لئے کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں"

یوحنا ۶/۳۸ "وہ جو زمین سے آتا ہے زمینی ہے۔ اور زمین سے کہتا ہے۔ اور وہ جو آسمان سے آتا ہے سب کے اوپر ہے" یوحنا ۳/۳۱

"میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اتری" "اس پر یہودی بڑبڑانے لگے اس لئے کہ اس نے کہا۔ جو روٹی آسمان سے اتری وہ میں ہوں۔ اور انہوں نے کہا کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں جس کے ماں اور باپ کو ہم جانتے ہیں۔ اب کیونکر کہتا ہے۔ کہ میں آسمان سے اترا ہوں۔ یوحنا ۶/۴۱،۴۲

"آسمان پر کوئی نہیں گیا سوائے اس کے جو آسمان سے اترا یعنی ابن آدم" یوحنا ۳/۱۳۔

سو ان تمام حوالوں سے واضح اور روشن ہے کہ آسمان سے اترنے کا کیا مفہوم ہے؟ اور وہ یہ ہے کہ تمام وہ جو دست جو آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ سوچیں گے۔ کہ وہ کون سی حقیقت ہے جو ان میں کروٹیں لے رہی ہے۔

بالآخر ہم پطرس یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح کی آسمانی کا یہ ہرگز مطلب نہ تھا۔ کہ آپ کے وجود سے پوری ہوگی۔ بلکہ اس کا وہی مطلب تھا۔ جو ہم نے پیش کیا ہے۔ اور ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ ؎

یار دو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ رازنہ کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب اس کے بعد کون آنے کا ہے۔ بہانات خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو وہ باتیں۔

(بشیر احمد۔ زاہد)

دنیائے مغرب میں تبلیغ اسلام

لندن مشن کی مساعی

(رپورٹ ماہ مارچ ۱۹۴۷ء)

اس ماہ کا اکثر حصہ مخترم چوہدری مشتاق احمد صاحب بوجہ علالت اور پھر کمزوری کے بقیہ کے باعث مشن کے امور میں زیادہ حصہ نہ لے سکے۔ گو ۱۰ مارچ کو آپ نے ہسپتال چھوڑ دیا مگر کمزوری کے آثار ابھی بہت نمایاں تھے بیماری کے بعد پہلا خطبہ آپ نے ۲۸ کو دیا۔ جس میں آپ نے قادیان کی حفاظت کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ موصوف کے فضل سے ۵ پونڈ سے زائد رقم جمع ہو چکی ہے اور ابھی بعض وعدوں کی توقع ہے۔ آپ کی علالت کے ایام میں برادرم مخترم چوہدری ظہور احمد صاحب امارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے

لندن میں تبلیغ

شہر میں عمومی تبلیغ کے علاوہ ہائیڈ پارک میں دو دفعہ لوگوں کو اسلامی دنیا سے متعارف کرنے کا موقعہ ملا۔ احباب جماعت میں سے قریشی صلاح الدین صاحب اس ضمن میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تقاریر کے علاوہ انفرادی تبادلہ خیالات اور گفتگو بھی احباب سے جاری رہی۔

"ایلم بائیبل کالج" میانی سلیفین تیار کرنے کا ایک اہم ادارہ ہے۔ جہاں مختلف ممالک سے طلبہ آتے ہیں۔ سارہ پھر اس ادارہ کے زیر اہتمام دیگر ملکوں میں تبلیغ کے لئے بھیجے جاتے ہیں اس ادارہ میں دو دفعہ جانے کا اتفاق ہوا۔ کالج کے مختلف طلبہ سے تعارف ہوا۔ ان سے مذہبی امور پر گفتگو بھی ہوتی رہی۔ کالج کے بعض پروفیسروں سے بھی اظہار خیالات ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں وہ دلائل سکھا دیئے ہیں جن کے آگے عیسائیت عاجز آجاتی ہے۔ دوران گفتگو میں بعض اوقات ایسا ہوا کہ انہیں یہ کہنا پڑا کہ ہم اس پر مزید غور کریں گے۔

۱۶ کو نیشنل ہیومینسٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام طلبہ کا جلسہ تھا۔ ... جانا ہوا۔ ... کی گفتگو ہوتی رہی۔ ...

عیسائیت کی تبشیع کا جو بیڈ کوارٹر ورلڈ ڈومینین میں قائم ہے۔ مسٹر آرچر ڈوڈ وغیرہ ان کی دعوت پر وہاں گئے۔ پہلی ملاقات میں تو کچھ مذہبی بحث نہ ہوئی۔ مگر دوسری دفعہ باوجود کوشش کے ایسے تبادلہ خیالات پر آمادہ نہ ہوئے۔

بعض دیگر سوسائٹیز میں تقاریر

Bedham and Tarting Literary

ایسوسی ایشن کی دعوت پر برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے "ہندوستانی مسلمانوں کے جائز مطالبات" پر تقریر سے خطاب کیا۔ تقریر کے بعد استفسارات اور بحث کا موقعہ بھی تھا جس میں مختلف سوالات کے جواب دیئے۔ خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ مسلم مفاد کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ ملا۔

اس تقریر اور سوال و جواب کی روئداد ایک مقامی اخبار Chatham Observer نے اہتمام کے ساتھ شائع کی۔ اس کے علاوہ کرسچین یوتھ ایرینی ایسوسی ایشن۔ نیشنل یونین اور مسلم لیگ کی میٹنگز میں تقاریر کی۔ کرسچین یوتھ ارینی جس کا واحد مقصد نوجوانوں میں عیسائیت کی روح پیدا کرنا ہے۔ ۲ دفعہ شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ یہ اجتماع رائل البرٹ ہال میں ہوتا ہے۔ سب سے بڑا ہال ہے جس میں منعقد ہوتے رہے۔ ہزاروں نوجوان ان میں شامل ہوتے ہیں۔ ایک روز میں نے مائی ... گیٹس ... یہ اس ریلی میں شامل ہونے والے نوجوانوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔

۱۰ مارک لین سنٹر میں پروفیسر عبدالسلام صاحب کی صدارت میں ایک تقریر ہوئی۔ ... کو مل میں ... ہوئی جس میں ... کی دعوت ... یہ ... ہوا۔ ... جماعت احمدیہ اور انگلستان میں اس کی تبلیغی ... کے متعلق علم دیا۔

کرشن مندلیش (ہندی) ٹریکٹ مالا
کے لئے مزید امداد مہیا فرمائیں۔ اور مالی امداد بھیجتے رہیں۔
(منیجر کرشن مندلیش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

تحریر فرماتے ہیں:۔

میں نے دواخانہ نورالدین کو ملاحظہ کرتے ہوئے کئی ادویہ تیار کردہ حضرت میاں عبدالوہاب صاحب حکیم کو بھی دیکھا۔ مجھے اس سے حضرت سیدنا و مولانا خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے طب و حکمت کا منظر آنکھوں کے سامنے آگیا۔ میرے دل میں حضور مقدس کے قائم مقام کے متعلق دلی تمنا رہتی تھی۔ جو عزیزم حکیم مولوی عبدالوہاب صاحب کے مطب کے ملاحظہ سے بفضلہ تعالیٰ پوری ہوئی۔ الحمد للہ

موجودہ زمانہ کے ہزارہا مطبوں سے میں سمجھتا ہوں اس دواخانہ نورالدین کی شان ہر لحاظ سے بہت بڑھ کر معلوم ہوتی ہے۔ ہر دوا بہت بڑی احتیاط اور سلیقہ و اتقان کے ساتھ تیار ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت خلیفہ اول کے مرکبات

مرکب افتیمون۔ صنادلین ممسک مبارک

اکسیر جگر۔ اکسیر معدہ اور تریاق اکبر

نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار ہوتے ہیں اور خدا کے فضل سے دست شفاء کا اثر نمایاں ہے اور کئی مایوس العلاج مریضوں کو اس مطب یعنی دواخانہ نورالدین کی ادویہ اور معالجات سے شفاء حاصل ہو رہی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک!

والسلام

۲ م ط

خاکسار غلام رسول راجیکی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عمل نہ ہو سکیگی۔ (منیجر)

مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء

کی تصدیق:۔ آپ کی اکسیر امراض معدہ کی گولیاں اور دوائی "فوری علاج" کو میں نے استعمال کیا۔ اور بہت مفید پایا۔

جناب سید عباس بخاری صاحب پرنسپل ٹیچرز اورینٹل کالج پشاور

کی تصدیق:۔ آپ کا منجن لاجواب واقعی مفید اور بہت اچھا ہے

جناب حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپور

کی تصدیق:۔ اکسیر دمہ اچھی دوائی ہے۔ ایک شیشی اور روانہ فرمایئے

جناب خانبہادر مولوی عطاء الرحمن صاحب ایم اے سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ آسام

کی تصدیق:۔ "زد جام عشق" ایک ماہ کورس بھجدیں پہلے بھی منگایا تھا مفید پایا

جناب سول سرجن صاحب الموڑہ یو۔پی کی بیگم صاحبہ

کی تصدیق:۔ خونی بواسیر کے لئے آپ کی بواسیری گولیاں اکسیر ہیں

جناب نواب ممتاز دولتانہ صاحب ایم ایل اے جنرل سیکرٹری پنجاب

کی بیگم صاحبہ ممتز کی تصدیق:۔ آپکا سرجوہر والا اور ٹھنڈا سرمہ میں استعمال کر رہی ہوں بہت

فوری علاج:۔ فی شیشی اڑھائی روپے۔ پانچ روپے امرت دھارا وغیرہ کی دواؤں سے زیادہ مفید۔ گھریلو طبیب ہے۔

اکسیر امراض معدہ:۔ معدہ کی تمام شکایات کا شافی علاج فی شیشہ ۶۰ گولیاں تین روپے۔ منجن لاجواب ڈیڑھ روپیہ فی شیشی۔ زد جام عشق ایکماہ کورس بارہ روپے۔ بواسیری گولیاں ایکماہ کورس آٹھ روپے۔ سرمہ جواہر چھ ماشہ شیشی پانچ روپے۔ ٹھنڈا سرمہ چھ ماشہ شیشی ۲ روپے۔ اکسیر پانچ روپے۔ نوٹ خریدار

طبیہ عجائب گھر جسٹر ۷ قادیان

مقامی ایجنسی جنرل سپلائی اسٹور قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

454

سُرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ آنکھوں اور نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس سے نہیں۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے

قیمت فی تولہ ۱ر۔ چھ ماشہ عمدہ تین ماشہ ۱۲ر

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق قادیان** ضلع گورداسپور

اپنے پیسے کی قدر کریں!

آجکل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے۔ پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت تیار اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں!

مینیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

ذیابیطس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا

طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں

قیمت ایک ماہ کا کورس سات روپے

طبعی خواہش

ہے کہ گھر میں رنگ برنگے پھول دار پودے خوبصورت پلاٹوں کی صورت میں صحن کی رونق دوبالا کریں۔ اور ہوا کا ہر جھونکا ان کی لطیف اور مسحور کن خوشبو سے دماغ کو معطر کرتا رہے۔

گھر پر تو یہ خواہش پوری کی جا سکتی ہے لیکن گھر سے باہر سفر اور اجتماعوں کے مواقع پر اس کی فقط ایک صورت ہے کہ آپ ہمیشہ "اگو" سینٹ کی ایک شیشی اپنے ہمراہ رکھیں!

دی الیسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

"مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ" طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کی آٹھ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

لاہور ۲۳ اپریل سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے۔ کہ محکمہ پبلک رلیشنز پنجاب کا کوئی بہت بڑا افسر تقسیم پنجاب کی سکیم کی تفصیلات لے کر دہلی گیا ہے۔

لاہور ۲۳ اپریل۔ اینگلو انڈین لیڈر مسٹر فرینک اینتھونی نے پنجاب میں اختیارات سازی کے مسئلے میں پنجاب کے اینگلو انڈین لیڈروں کے رویہ پر جو تنقید کی تھی مسٹر گبن ایم۔ ایل۔ اے نے اس کا جواب دیا ہے مسٹر گبن نے اپنے بیان میں کہا ہے "اینگلو انڈین صوبہ پنجاب میں آئینی حکومت کی بحالی کے خواہاں ہیں۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ کونسی پارٹی یا پارٹیاں یہ حکومت قائم کرتی ہیں۔ اگر صوبہ میں تمام پارٹیوں کی نمائندہ حکومت قائم ہو جائے تو یہ امر موجب اطمینان ہوگا لیکن افسوس اس مسئلہ پر بعض پارٹیوں نے مفاہمت نہ ہو سکے تو صوبہ کی اکثریت کو حکومت کرنے کے جمہوری حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک سرکاری اعلان میں کوچہ بندیوں کے متعلق کہا ہے کہ شہریوں کی حفاظت کا انتظام کرنا حکام کا کام ہے کوچہ بندیوں کی صورت میں پولیس کو کام کرنے میں سخت مشکل پیش آئے گی۔ قانون کے احترام کرنے والے اصحاب کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ روکاوٹیں دور کر دی جائیں۔ تاکہ فسادات کی صورت میں پولیس کے راستہ میں کوئی روکاوٹ نہ ہو۔ کوئی دروازہ جانے سے پہلے حکام سے باقاعدہ اجازت طلب کرنی چاہیئے۔ اگر حکام نے مقامی حالات کے پیش نظر اسے ضروری خیال کیا۔ تو اس معاملہ پر غور کیا جائے گا۔ لیکن کوچہ بندی کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ حکام کا کام ہے

پشاور ۲۳ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نئے وائسرائے لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن۔ لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے ہمراہ ۲۸ اپریل کو پشاور پہنچ جائیں گے۔ وائسرائے صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی تحریک سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیں گے اور ۲۹ اپریل کو واپس دہلی پہنچ جائیں گے۔

مدراس ۲۳ اپریل۔ آج مدراس اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ ایک قرارداد منظور ہو گئی۔ جس کا مقصد صوبہ کی زبان کے اعتبار پر چار صوبوں میں تقسیم کرنا ہے۔

مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ صوبوں کو لسانی و علاقہ کی تقسیم کرنے کی بجائے مذہبی بنیادوں پر تقسیم کیا جائے۔ اور مالابار کے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ صوبہ موپلستان قائم کیا جائے۔ اکثر لیڈر نے اصل قرارداد میں یہ مطالبہ شامل کرنے سے انکار کر دیا جس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے مسلم لیگ پارٹی ایوان سے واک آؤٹ کر گئی۔

لنڈن ۲۰ اپریل پیپل اخبار نے ایک ایڈیٹوریل میں اس بات کو دعوی کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ جب فلسطین کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے انجمن اقوام متحدہ کا اجلاس ہو گا تو اس میں روس یہودیوں کے خلاف عربوں کی حمایت کرے گا۔ اس کی وجہ سے کوئی حکم فیصلہ نہیں کیا جا سکے گا۔ کیونکہ امریکہ فلسطین میں بہت جلد یہودیوں کو بسانے کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے زور دے گا۔

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ حکومت ہند نے مانٹریال میں ہونے والی بین الاقوامی سول ایوی ایشن آرگنائزیشن میں شرکت کے لئے ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ لالہ بھیم سین بچرا اور سردار سورن سنگھ نے پنڈت نہرو کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ صوبہ میں ایک گورنر کے ماتحت دو یا تین طبقہ وار نظام حکومت فوراً قائم کر دیئے جائیں۔

رنگون ۲۲ اپریل۔ عارضی حکومت کے انفارمیشن ممبر نے کل رائٹر کو بتایا کہ آئین ساز اسمبلی کے انتخابات سے برما کے مستقبل کے متعلق کوئی نتیجہ اخذ کرنا پیش از وقت ہوگا۔ چاہیے برما خود مختاری پبلک دولت برطانوی کامن ویلتھ کا ممبر۔ اسے برما کی سیاسی اللہ

معاشی ترقی کے لئے برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے ضروری ہوں گے

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ ۲۴ اپریل کو خام کے ۸½ بجے سے ۹ بجے تک آل انڈیا ریڈیو دہلی سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جائے گی جس میں آئین ساز اسمبلی نے جو کام کیا ہے اس کی تفاصیل بیان کی جائیں گی۔ اس براڈکاسٹ میں دو تقریریں بھی پڑھی جائیں گی جو کہ اہم مسائل پر بحث کے دوران میں کی گئیں

پشاور ۲۲ اپریل۔ برقعہ پوش مسلم لیگ خواتین کا جلوس پشاور کے آل انڈیا ریڈیو سٹیشن میں گھس گیا۔ انہوں نے کھڑکیوں کے شیشوں اور گملدانوں کو توڑ دیا۔ اور دفتر کی فائلوں کو نقصان پہنچایا۔ ان خواتین نے مسلم لیگ کا جھنڈا بھی لہرا دیا۔

پشاور۔ ۲۲ اپریل۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ بنوں کوہاٹ اور ٹانک کے قریب ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے گئے ہیں۔ نوشہرہ کے قریب دیکھا گیا۔ کہ ٹیلیفون کے تاروں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ سرحدی وزیر اعظم ڈیرہ اسماعیل خاں سے پشاور واپس آتے ہوئے بنوں سے گذرے۔ یہاں مسلم لیگیوں نے ان کی موٹر کار کے سامنے مظاہرہ کیا۔ ایبٹ آباد۔ بنوں اور کوہاٹ میں مسلم لیگ کے جلوس نکلے۔ مانسہرہ۔ نوشہرہ مردان۔ ہنگو۔ ایبٹ آباد۔ کوہاٹ اور بنوں میں کھمبوں پر پکٹنگ کیا گیا۔

یروشلم ۲۲ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج جنوبی فلسطین میں رملہ روڈ کے قریب فلسطین کی عسکری ٹرین کو اڑا دیا گیا۔ نقصان جان کی فہرست ابھی تیار نہیں ہے۔

کلکتہ ۲۲ اپریل۔ مسٹر سہروردی ۲۵ اپریل کو طیارہ میں سوار ہو کر عازم دہلی ہو جائیں گے۔ تاکہ تقسیم بنگال کے متعلق قائد اعظم کے ساتھ

اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہونیوالے کون ہیں

فرمایا۔ "اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے۔ وہ ایسا عظیم الشان ہے۔ کہ اسکی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کا ختم کرنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہی پکار رہے ہیں۔ کہ اے مزدورو! آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت سے لوگ ہیں۔ جو بھاگتے پھرتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ موقعہ نہیں ملے گا۔ جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام میں وقف کر دیں گے۔ وہ اسلام کی آخری عمارت میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور وہی لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے۔ اور یہ اگلے جہان میں خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔"

تحریک جدید کی تبلیغی سکیم کے پانچ ہزاری فوج کے وہ مجاہد جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کا عہد پورا نہیں کیا ہے۔ وہ تحریک جدید کے بیرون ہند کے مبلغوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جس قدر جلد سے جلد اپنا وعدہ پورا کریں گے اسی قدر وہ زیادہ ثواب کے مستحق ہیں پس ہر مجاہد کو کوشش کرنے کہ اس کا وعدہ ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ ۳۱ مئی سماہی اول کی آخری تاریخ ہے۔ اور اس طرح وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جاتے ہیں۔ نیز وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاء اور خوشنودی بھی حاصل کرنے والے ہو جاتے ہیں۔

وکیل المال تحریک جدید

لاہور ۲۳ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے تمام راشن شدہ شہروں میں تمام راشن ہولڈروں اور پرمٹ ہولڈروں کی دینی مرضی پر منحصر ہوگا۔ کہ وہ اپنی راشن سے گندم آٹا یا چاول جس تناسب سے چاہیں لے سکتے ہیں۔ اب ضروری نہیں ہوگا کہ وہ راشن میں تہائی حصہ چاول لیں۔